Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/S.Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A, 4th Sem, Paper-14
7. Title/Heading of e-content : JAWAB-SHIKWA EK JAYEZA
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

26-9-2020

جواب شکوہ - ایک جائزہ

M.A. 4th Sem, Paper-14

یہ نظم دراصل "شکوہ" کا تتمہ ہے - اقبال نے شکوہ میں جو کچھ کہا ہے جواب شکوہ میں اس کا حرف بحرف جواب دیا گیا ہے - اس لیے دونوں کو ساتھ پڑھا جائے تبھی مفہوم واضح ہو سکتا ہے اور لطف اٹھایا جا سکتا ہے - نظم شکوہ میں ان مشکلات و مصائب کا ذکر کیا گیا ہے جو مسلمانوں نے خدا کے پیغام کو دنیا کے دور دراز گوشوں تک پہنچانے میں برداشت کیں - اس کے بعد خدا سے گلہ ہے کہ تو نے ان خدمات کا صلہ نہیں دیا - تیری رحمتیں اغیار کے حصے میں آئیں اور مسلمانوں پر مصیبتیں نازل ہوتی رہیں - اقبال یہاں تک کہہ گزرتے ہیں کہ :

بات کہنے کی نہیں تو بھی تو ہرجائی ہے

اس نظم پر بڑی چہ میگوئیاں ہوئیں - اقبال پر شانِ خداوندی میں گستاخی کا الزام لگایا گیا کفر کے فتوے دیے گئے - شکوہ کے دو سال بعد اقبال نے زیرِ تجزیہ نظم "جواب شکوہ" لکھی تو ہر طرف سے داد و تحسین کا غلغلہ بلند ہوا - اس نظم کو الہامی قرار دیا گیا - ایک ایک شکوے اور ایک ایک شکایت کا اس نظم میں مدلل جواب دیا گیا - پہلی نظم میں مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر تھا تو اس نظم میں وہ نسخۂ کیمیا موجود ہے جو مسلمانوں کے درد کا درماں اور مصیبتوں کا علاج ہے -

بندہ ہمیشہ اپنے آقا سے عاجزی سے پیش آتا ہے مگر نظم شکوہ میں وہ روبرو گفتگو کرنے کی گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے - یہی نہیں بلکہ طنز و تعریض سے بھی کام لیتا ہے - اس پر آسمان کے مکین برہم ہوتے ہیں مگر وہ جو فریاد رس ہے فریاد سنتا ہے۔

وہ جو سراپا رحم و کرم ہے عفو و درگذر سے کام لیتا ہے ۔ ایک ایک سوال کا جواب دیتا ہے ۔ مخاطبوں پر گرفت کرتا ہے ۔ مسلمانوں کو راہ نجات دکھاتا ہے ۔ ظاہر ہے انسان کے سوال اور خدا کے جواب سب شاعر کے تخیل کا کرشمہ ہیں ۔ وہ اپنا پسندیدہ طریقہ اختیار کرتا ہے اور اپنے خیالات خداوند تعالیٰ کی جانب سے ادا کرا دیتا ہے ۔ تاکہ ان میں وزن اور وقار پیدا ہو جائے اور مسلمان ادھر متوجہ ہوں ۔

اس نظم میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ شاعر کی فریاد (شکوہ) میں کچھ ایسی تاثیر ہے کہ وہ آسمان کی بلندیوں تک جا پہنچی ہے ۔ فرشتے کو انسان کی جرأت و بیباکی پسند نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اسے سنتا ہے اور جواب میں فرماتا ہے کہ مسلمان اپنی زبوں حالی کے ذمہ دار آپ ہیں حالت یہ ہے کہ بازو و طاقت سے محروم اور دل ہماری محبت سے خالی ہیں تمہارے بزرگ ضرور بت شکن تھے ، مگر تم بت گر ہو اور جسے تم ہرجائی بتا رہے ہو کبھی یہی خدا تمہارا محبوب تھا ۔ روزہ نماز سے تم جی چراتے ہو ، قبروں کی پرستش تم کرتے ہو بے شک تمہارے بزرگوں نے ہمارے نام کو سربلند کیا مگر ان کی خوبیاں تم میں موجود نہیں ۔ نظم کے آخر میں خدا مسلمانوں سے کہتا ہے کہ تمام بلاؤں کا نزول تجھے ہوش میں لانے کے لیے ہے ۔ تجھ کو کوئی مٹا نہیں سکتا دنیا کو تیری ضرورت ہے اور تجھے دنیا کی سربراہی کا فرض ادا کرنا ہے ۔ آخر میں مندرجہ ذیل شعر سے یہ نظم تمام ہوتی ہے ۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ⊙ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

— o —

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt of Urdu, S. Sinda College, Aurangabad
Course : M.A, 4th sem, Paper - 14
Title / Heading of E-Content : JAWAB - SHIKWA EK JAYEZA
Whatsapp No. 9431632576